بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

تار کا پتہ:- الفضل لاہور

قیمت:- فی پرچہ ۱؍

۵ شعبان ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ | ۹ شہادت ۱۳۳۳ھ ش ۹ اپریل ۱۹۵۴ء | نمبر ۸۲


# حضور ایدہ اللہ کے زخم کی پٹی بالکل کھول دی گئی نیز شکر کی آمیزش بھی پہلے کی نسبت کم ہے

## البتہ حرارت قدرے زیادہ ہے اور خفیف سی نزلے کی بھی شکایت ہے

### احباب اپنے پیارے آقا کی کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۸ اپریل۔ (بذریعہ تار) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زخم کی پٹی اب بالکل کھول دی گئی ہے۔ نیز پیشاب میں شکر کی آمیزش بھی پہلے کی نسبت بہت کم ہے۔ لیکن حرارت قدرے زیادہ ہے اور خفیف سی نزلے کی بھی شکایت ہے"

# نئے دستور کے تحت پاکستان میں چار ہائی کورٹ قائم کئے جائینگے

## مجلس دستور ساز نے بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر غور ملتوی کرنے کے متعلق خان عبدالغفار خاں کی تحریک التواء مسترد کر دی

کراچی ۸ اپریل۔ مجلس دستور ساز نے آج بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ کے اس حصے پر مزید غور کیا جو عدلیہ سے تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ نئے دستور کے تحت ملک میں چار ہائی کورٹ ہونے چاہئیں۔ ایک مشرقی پاکستان میں ایک سندھ میں ایک پنجاب میں اور ایک صوبہ سرحد میں۔ چنانچہ یہ ہائی کورٹ کراچی، ڈھاکہ، لاہور اور پشاور میں قائم کئے جائیں گے۔ سندھ ہائی کورٹ کے دائرہ عمل میں بلوچستان اور کراچی کا وفاقی علاقہ بھی ہوگا۔ ہائی کورٹ کے ججوں کا تقرر سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کی سفارش پر رئیس مملکت کریں گے۔ اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو سفارش کرنے سے پہلے اس ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سے صلاح مشورہ کرنا ہوگا کہ جس کے ججوں کا تقرر زیر غور ہوگا۔ مجلس دستور ساز کا اجلاس اس مہینے کی ۱۲ تاریخ تک ملتوی ہونے سے پہلے آج بنیادی اصولوں کی رپورٹ کی ۲۲ دفعات منظور کی گئیں۔ ان دفعات کی رو سے سپریم کورٹ کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ کسی نظر بند کو کورٹ میں پیش کرنے کا حکم دے یا ایسے امور کے متعلق احکامات نافذ کرے کہ جو لوگوں کے بنیادی حقوق سے متعلق ہوں۔ اور جو قوانین قرآن و سنت کے خلاف سمجھے جائیں ان کا فیصلہ بھی سپریم کورٹ ہی کرے گا۔ آج ایک گھنٹے کی بحث کے بعد مجلس دستور ساز نے خان عبدالغفار خاں کی ایک تحریک التواء مسترد کر دی جس میں یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ مشرقی بنگال کے حالیہ انتخابات کے نتائج معلوم ہو جانے کے بعد بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر غور ملتوی کر کے موجودہ دستور ساز اسمبلی کو توڑ دینا چاہیئے۔

# پاکستان کی پُرامن کوششوں اور کشمیری عوام کے آہنی عزم سے ہی کشمیر کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے

## کشمیر ڈیموکریٹک یونین کے صدر پنڈت پریم ناتھ بزاز کا اظہار خیال

نئی دہلی ۸ اپریل۔ کشمیر ڈیموکریٹک یونین کے صدر پنڈت پریم ناتھ بزاز نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ پاکستان کی پُرامن کوششوں اور حصول آزادی کے لئے کشمیری عوام کے عزم ہی سے کشمیر کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے انہوں نے حال ہی میں ایک نئی کتاب شائع کی ہے۔ جس کا نام "کشمیر کی جدوجہد آزادی کی تاریخ" ہے۔ اس میں انہوں نے پاکستان کی پُرامن کوششوں کو سراہتے ہوئے لکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وزیراعظم پاکستان جناب محمد علی نے مسئلہ کشمیر کو پُرامن ذرائع سے حل کرنے کی جو کوشش شروع کی ہے۔ اسے پاکستان کے سب طبقوں کی حمایت حاصل ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ بکلاف عوام آزادی پسند اپنے آپ کو دھوکہ دینے کی لامحدود صلاحیت رکھتے ہیں۔ کشمیر کے متعلق ان کا موقف سراسر غیر معقول ہے وہ ایک ہی سانس میں کہتے ہیں کہ کشمیر کا بھارت کے ساتھ مکمل الحاق عمل میں آ چکا ہے اور دوسری طرف کہتے ہیں۔ کہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ وہاں کے عوام کریں گے۔ انہوں نے شیخ عبداللہ کی معزولی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ بھارتی لیڈروں کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے تھا۔ اور غیر جمہوری طریقوں کو خیرباد کہکر کشمیری عوام کو مکمل آزادی دیدینی چاہیئے تھی۔ کہ وہ خود اپنی مرضی کے مطابق حکومت کا فیصلہ کرتے۔ لیکن انہوں نے ایک اور جمہوریت کش شخص کو بیات کا نام نہاد وزیراعظم بنا دیا۔ اندریں حالات اس کا بھی وہی حشر ہوگا۔ جو اس کے پیشرو کا ہوا۔

# جاپان ۳۸ ہزار ٹن ایرانی تیل خریدیگا

## ایرانین آئل کمپنی سے سمجھوتہ ہو گیا

ٹوکیو ۸ اپریل۔ جاپان کی دو کمپنیوں نے ایرانی تیل خریدنے کے لئے نیشنل ایرانین آئل کمپنی سے ایک سمجھوتہ کیا ہے۔ اس سمجھوتے کے تحت یہ کمپنیاں فی الحال ۳۸ ہزار ٹن تیل درآمد کریں گی۔

# وزیراعلیٰ مدراس راجگوپال اچاری

## اور ان کی کابینہ مستعفی ہو گئی

مدراس ۸ اپریل۔ مدراس کے وزیراعلیٰ راجگوپال اچاری اور ان کی کابینہ نے استعفیٰ دے دیا ہے انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ میں خرابی صحت کی بناء پر مستعفی ہوا ہوں۔ مسٹر کامراج جو کانگریس اسمبلی پارٹی کے لیڈر منتخب ہوئے ہیں۔ اب نئی کابینہ بنائیں گے

* پشاور ۸ اپریل۔ حکومت سرحد نے رمضان کے مبارک مہینے میں کھانڈ کا کوٹہ فی کس ۵ فیصدی بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔

# امریکی فوجی وفد واشنگٹن روانہ ہو گیا

کراچی ۸ اپریل امریکہ کا فوجی وفد جو امریکی امداد کے سلسلے میں پاکستان کی فوجی ضروریات کا جائزہ لینے کے لئے پاکستان آیا ہوا تھا۔ اپنا کام مکمل کرنے کے بعد آج تیسرے پہر بذریعہ ہوائی جہاز واپس امریکہ روانہ ہو گیا

# سردار بہادر خاں لاہور آرہے ہیں

لاہور ۸ اپریل۔ وزیر مواصلات جناب سردار بہادر خاں ہفتہ کے روز راولپنڈی سے لاہور پہنچ رہے ہیں وہ یہاں ایک روز قیام کرنے کے بعد ۱۱ اپریل کو کراچی روانہ ہو جائینگے

* لاہور ۸ اپریل حکومت پنجاب نے شب برات کے موقعہ پر مسلمانوں کو دو چھٹانک فی کس کے حساب سے چینی کا زائد کوٹہ دینے کا فیصلہ کیا ہے جو ۱۲ اپریل سے ۱۸ اپریل تک راشن ڈپوؤں سے مل سکتی ہے

# عارضی صلح کے کمیشن برائے فلسطین کے افسر اعلیٰ سے مصری وزیر خارجہ کی ملاقات

## اگر اسرائیل کی جارحانہ سرگرمیوں کو روکا نہ گیا تو مصر اور دوسرے عرب ممالک طاقت کا جواب طاقت سے دینگے

قاہرہ ۸ اپریل۔ آج یہاں مصر کے وزیر خارجہ محمود فوزی نے عارضی صلح کے نگران کمیشن برائے فلسطین کے افسر اعلیٰ جنرل بینیکے سے ملاقات کی اور انہیں بتایا کہ اگر اسرائیل کی بڑھتی ہوئی جارحانہ سرگرمیوں کا فوری طور پر سدباب نہ کیا گیا۔ تو مصر اور دوسرے عرب ممالک طاقت کا جواب طاقت سے دینے پر مجبور ہو جائیں گے۔ دونوں نے ایک گھنٹے تک اس مسئلہ پر تبادلہ خیالات کیا۔ جنرل بینیکے حکومت مصر کی دعوت پر آج ہی بذریعہ ہوائی جہاز قاہرہ پہنچے تھے۔ ادھر اردن کی حکومت نے عارضی صلح کے کمیشن کو اسرائیل کے بڑھتے ہوئے جارحانہ حملوں کے ضمن میں چار نئے واقعات کی اطلاع دی ہے اور خبردار کیا ہے کہ آئندہ اردن بھی طاقت کا جواب طاقت سے دے گا۔

* ابتداء ہی میں بعض ممبروں نے بعض قانونی اعتراضات پیش نظر مطالبہ کیا تھا۔ کہ تحریک التواء پیش کرنے کی اجازت نہ دی جائے لیکن مجلس دستور ساز کے صدر مسٹر تمیز الدین خاں نے اسے ضابطے کے مطابق قرار دیتے ہوئے اس پر بحث کی اجازت دے دی۔

# ڈاکٹر مصدق کی اپیل کی سماعت

## شروع ہو گئی

تہران ۸ اپریل۔ آج یہاں ایران کے سابق وزیراعظم ڈاکٹر مصدق کی اپیل کی سماعت شروع ہو گئی انہیں گذشتہ دسمبر میں فوجی عدالت نے تین سال قید کی سزا دی تھی۔ انہوں نے آج عدالت میں کہا کہ اس فوجی عدالت کو میری اپیل کی سماعت کا اختیار نہیں ہے۔


ایڈیٹر روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے دستکاری پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

# قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر حملہ کی خبر کس طرح سنی گئی

## انتہائی سوز و گداز اور رقت کے ساتھ اجتماعی دعائیں اور صدقات

۱۲ مارچ ۱۹۵۴ء صبح ۸ بجے ریڈیو پر خبر سنی گئی کہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پر کسی نوجوان نے قاتلانہ حملہ کر دیا ہے۔ یہ خبر کیا تھی ایک صاعقہ تھی جو ہمارے اوپر آگری درو دیوار اور احمدیوں کے قلوب پر گری۔ اور ہر ایک اپنے کاروبار کو ترک کئے ہوئے مرکزی محلہ یعنی دار المسیح کی طرف دوڑتا ہوا نظر آ رہا تھا۔ سب سے پہلے تو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سے واقعہ کی تفصیل بذریعہ تار دریافت کی گئی۔ اور ڈاکخانہ میں آدمی تار دینے کے لئے بھیجا گیا۔ اتنے میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی تار اسی واقعہ کے متعلق موصول ہوئی۔ جو کہ اخبار سول نیز ملٹری گزٹ میں اسی وقت شائع کروانے کو دے دی گئی۔

ہم میں سے ہر ایک چاہتا تھا کہ کاش اس کو پر نصیب ہوں۔ تو وہ اڑ کر اپنے پیارے امام کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے۔ اور ان کے دکھ اور درد میں شریک ہو کر اپنے آپ کو قربان بھی کر سکے تا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سکھ کا موجب بن جائے۔ لیکن تقسیم ملک سے وہ سب ذرائع جو پہلے میسر تھے۔ اور وہ اکثر اسباب جن سے ایک دوسرے کے غم میں شرکت ہو سکتی تھی منقطع ہو چکے ہیں۔ اب سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کے رو برو یک زبان ہو کر دعائیں کی جائیں اور کوئی ذریعہ نہ تھا۔

جوں جوں یہ خبر درویشوں کے کانوں تک پہنچی سب یکے بعد دیگرے دیوانہ وار دار المسیح کی طرف دوڑے۔ دوستوں کے مشورہ سے بڑی بڑی شہری جماعتوں کو تاروں کے ذریعہ سے اس واقعہ کی خبر دی گئی۔ اور چھوٹی چھوٹی گاؤں کی جماعتوں کو بذریعہ اخبار۔ تا کہ دوست اپنے پیارے امام کے لئے دعاؤں میں لگ جائیں۔ اور خدائے رؤف و رحیم کی درگاہ میں عجز و انکساری سے سربسجود ہوں کہ اے ہمارے رحیم و کریم خدا تو ہمارے پیارے امام کو اپنی حفاظت میں رکھتے ہوئے جلد کامل صحت عطا کر اور ان کا سایہ دیر تک ہمارے سروں پر قائم رکھ۔ تا کہ ترقی اسلام کے وہ وعدے جو تو نے اپنے مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ کئے ہوئے ہیں۔ اور جن کی وابستگی مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے ساتھ بھی ہے اپنی آنکھوں سے اسی موعود خلیفہ کے وقت میں دیکھیں۔

اسی وقت تمام مرد مسجد مبارک میں اور مستورات دالان اماں جان رضی اللہ عنہا و ساتھ کے کمرے میں جمع ہو گئے۔ اور دو رکعت نماز نفل حضرت بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پڑھائی۔ اس وقت درویشوں کے دل سے دکھ درد کی چیخیں اور آہ و بکا کی آواز اس طرح ان کے سینہ سے نکل رہی تھیں جس طرح آتش فشاں پہاڑ کے شعلے۔ یہ رقت آمیز نظارہ الفاظ میں قلمبند نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے بعد صدقہ کی بھی تحریک کی گئی۔ چنانچہ قریباً یکصد روپیہ اسی وقت غریب درویشوں نے اکٹھا کر دیا۔ جس سے قربانی بھی کر دی گئی اور بقیہ رقم غربا اور بیوگان و مساکین میں تقسیم کر دی گئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر چاقو سے حملہ کی خبر پا کر فوری طور پر قادیان سے چوہدری عبد القدیر صاحب واقف زندگی کو ربوہ روانہ کیا گیا۔ تا تفصیلی حالات کا علم لائیں۔ چنانچہ ۱۳ مارچ کو ۱/۲ ۲ بجے دوپہر کی گاڑی چوہدری صاحب موصوف واپس قادیان پہنچے۔ قادیان کا ہر درویش نہایت بے قراری سے اپنے محبوب آقا کی صحت کے بارہ میں اطلاع پانے کا منتظر تھا۔ چنانچہ بعد مشورہ اس بات کا اعلان کیا گیا۔ کہ تمام درویش بعد نماز عشاء مسجد میں جمع ہو جائیں۔ اور مستورات بیت الفکر میں آ جائیں۔ اس خیال سے کہ تمام حاضرین تک آواز آسانی سے پہنچ سکے لاؤڈ سپیکر کا انتظام کر دیا گیا۔ مقررہ وقت سے پہلے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے چوہدری صاحب سے تفصیلی حالات اچھی طرح دریافت کر لئے تھے۔ چنانچہ بعد نماز عشاء تلاوت قرآن کریم اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا کلام "دشمن کو ظلم کی برچھی سے ...." کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر کئے گئے حملہ کی تفصیلات بیان فرمائیں۔

اس کے بعد چوہدری عبد القدیر صاحب نے بھی ان امور پر روشنی ڈالی۔ جو بیان ہوتے سے ۴۴

۴۴ رہ گئے تھے۔ بالآخر صاحبزادہ صاحب نے حضرت اقدس کا پیغام سنایا جسے سنکر درویشوں کی چیخیں نکل گئیں۔ اور جلسہ کے اختتام پر نہایت رقت اور سوز سے ایک لمبی دعا کی گئی۔ خدا تعالیٰ ہمارے محبوب آقا کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ وقت جلد لائے جب یہ مصائب و آلام مٹ کر یا دل چھٹ جائیں۔ اور ساری دنیا میں اسلام کی امن بخش تعلیم پھیل جائے اور مخلوق خدا کے دل صاف ہو کر باہمی الفت و محبت سے زندگی کے دن گزاریں آمین (بدر قادیان)

---

سات مجاہدین اسلام کے اعزاز میں

# جامعۃ المبشرین میں ایک مبارک تقریب

مورخہ ۲۴/۳/۵۴ کو سات مبلغین اسلام کے اعزاز میں مقامی جماعت۔ جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین کی طرف سے دعوت چائے کا انتظام کیا گیا۔ حاضرین کی تعداد ۱۲۵ کے قریب تھی تلاوت اور نظم کے بعد مولانا ابو العطا صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین و جنرل پریذیڈنٹ نے آنے والے مبلغین کو خوش آمدید اور جانے والے مبلغین کے لئے کلمہ تودیع کہا۔ مولانا موصوف کے ایڈریس کے بعد مولوی نذیر احمد صاحب علی نے جو چوتھی بار مغربی افریقہ جا رہے ہیں فرمایا کہ مبلغین آپ سب کے نمائندے ہیں۔ لہذا آپ جس قدر مرکز کے ماحول کو بلند کریں گے۔ اتنے اعلیٰ مبلغین پیدا کر سکیں گے۔ آپ کے بعد مولوی محمد سعید صاحب انصاری مبلغ بورنیو نے احباب جماعت کی توجہ کو اس طرف مبذول کی کہ نوجوانان احمدیت کو زیادہ سے زیادہ باہر نکلنا چاہیئے۔ ان کا دائرہ عمل تمام دنیا ہے۔ آپ کے بعد صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے جو کہ انڈونیشیا جانے والے ہیں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے اسلام اور کفر کی جنگ لڑنی ہے۔ اس کے لئے ہمارے مدارس ہماری بہترین تربیت گاہیں ہیں۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کی تقریر کے بعد مکرم سید شاہ محمد صاحب مبلغ انڈونیشیا نے فرمایا کہ ہمیں غیر ممالک سے آمدہ واپس طلبا اور نمائندگان کے جذبات کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھنا چاہیئے۔ آپ کے بعد مکرم مولوی نور الحق صاحب نے جو کہ زیارت ہائے متحدہ امریکہ جا رہے ہیں فرمایا کہ ہمیں فدا کے حضور پیش ہونے سے پہلے اسلام کی خدمت کا زاد راہ ساتھ لینا چاہیئے۔ بعدہ مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب مبلغ مشرقی افریقہ نے فرمایا امید ہے کہ آئندہ اسلام اور عیسائیت کی جنگ کا عظیم معرکہ مشرقی افریقہ میں ہوگا۔ ہمیں اس کے لئے ابھی سے تیاری کرنی چاہیئے۔ آخر میں مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ جماعت احمدیہ دہلی نے فرمایا کہ ۱۹۴۷ء کے خونریز فسادات کے دن اب رخصت ہو گئے ہیں۔ اب ہم ہندوستان میں بھی تبلیغ اسلام کے فریضہ سے غافل نہیں ہیں۔

آخر میں صاحب صدر جناب مولانا عبد الرحیم صاحب درد نے مبلغین کو تصنیف اور تحریر کی طرف توجہ دلائی۔ اور آپ نے فرمایا کہ ہمارے مبلغین جس ملک میں جائیں وہاں کی مقامی زبان میں اعلیٰ تحریر اور تقریر کی مشق کریں۔

آخر میں یہ مبارک تقریب دعا پر ختم ہوئی — یہ مبارک تقریب اس لحاظ سے ممتاز تھی کہ اس میں جلد روانہ ہونے والے اور قریب میں آئے ہوئے سات مبلغین کرام جمع تھے۔ جنہوں نے اپنے تجربات اور تبلیغ کے متعلق جذبات سے مجلس میں پرکیف فضا پیدا کر دی۔

خاکسار:- غلام باری سیف پروفیسر جامعۃ المبشرین

---

# تحریک جدید کے سابقون الاولون کے لئے چار باتیں

(۱) پہلے دور کے سابقون الاولون نوٹ فرمائیں کہ ان کا انیس سالہ حساب ایک رسالہ میں شائع کرنے کے لئے بنایا جا رہا ہے۔ اور جس کے ۱۹ سال پورے ادا ہیں۔ ان کے نام فہرست میں لکھے جا رہے ہیں۔ جن کے ذمہ بقایا ہے۔ ان کو بقایا کی اطلاع بھی دی جا رہی ہے۔ وہ فوری ادا کر کے اپنا نام فہرست میں درج کروا لیں۔

(۲) بقایا میں کوئی رقم ادا کی ہو۔ تو مقامی رسید کا حوالہ ہرگز نہ دیں۔ بلکہ دفتر محاسب کی مرکزی رسید کا نمبر و تاریخ لکھنا ضروری ہے۔ ورنہ مزید پڑتال نہ ہوگی۔

(۳) اگر آپ کو بقایا کی اطلاع نہیں ملی اور بقایا ہے تو دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ سے فوراً دریافت فرمائیں۔ یہ بھی لکھیں کہ دسویں سال کا وعدہ کہاں سے کیا۔ اور اس کے بعد وعدے کہاں سے کئے تھے

(۴) سابقون کے ہر مجاہد کو چاہیئے کہ وہ یہ تسلی کرے کہ آیا اس کا نام ۱۹ سالہ فہرست میں لکھا گیا ہے۔ ہر ایک کا نام و پتہ وہی لکھا جا رہا ہے جو ریکارڈ میں ہے اگر اس میں کوئی ترمیم کرانا چاہیں تو دفتر کو اطلاع دیں۔ (وکیل المال ثانی)

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۹ر اپریل ۱۹۵۴ء

# ایٹمی قوت - اور - امنِ عالم

(۱)

برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل نے یہ اعلان کیا کہ امریکہ کے ایٹمی تجربوں سے برطانیہ کا کوئی تعلق نہیں۔ اور امریکہ کو اختیار ہے کہ وہ ایسے تجربے کرے۔ برطانیہ کے عوام کے دلوں میں بے چینی پیدا کر دی ہے۔ یہاں تک کہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ چرچل ایسے ۸۲ سالہ بڈھے کو اب وزارتِ عظمےٰ سے برطرف کر دیا جائے۔ برطانیہ کے عوام میں جو بے چینی اس اعلان سے ہوئی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ عوام میں سے ایک طبقہ واقعی ایٹمی تباہی کو انسانیت کے خلاف سمجھتا ہو۔ مگر زیادہ تر یہ بے چینی ایک دوسرے جذبہ کی وجہ سے معلوم ہوتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ امریکہ کے پاس جو ایٹمی قوت جمع ہو گئی ہے۔ اس میں برطانیہ شریک نہیں۔ یا کم از کم وہ خود امریکہ کا اس میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔

حقیقت بھی شاید یہی ہے کہ برطانیہ کے پاس براہ راست ایٹمی طاقت کا ایسا ذخیرہ نہیں ہے۔ جیسا کہ امریکہ نے جمع کر لیا ہے۔ اور یا جیسا کہ شاید روس نے بھی جمع کر لیا ہو جس کی صحیح کیفیت بوجہ آہنی پردہ کے کسی کو معلوم نہیں۔ اگرچہ قیاس یہی ہے کہ روس کے پاس بھی ایٹمی قوت موجود ہے۔ ایسی صورت میں خواہ امریکہ برطانیہ کا حلیف ہی کیوں نہ ہو برطانیہ کے عوام محض اس وجہ سے مطمئن نہیں رہ سکتے۔ کہ ان کے حلیف امریکہ کے پاس ایسی طاقت روس سے کہیں فائق طور پر موجود ہے۔ کیونکہ خود برطانیہ اور امریکہ کے درمیان ایک خاصی نمایاں حریفانہ رو چل رہی ہے اور برطانیہ جو ماضی قریب تک بلا شرکت غیرے دنیا کا سربراہ رہ چکا ہے۔ اور ابھی تک اسکے جسم میں نو آبادیاتی روح تلملا رہی ہے کسی طرح یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی دوسرا ملک خواہ وہ کتنا ہی اس کا خیر خواہ اور ہمدرد ہو دنیا کی سربراہی میں اسے پیچھے چھوڑ کر خود وہ مقام حاصل کرلے۔

ایٹمی قوت واقعی ایک بہت بڑی فیصلہ کن طاقت ہے۔ جس پر اس وقت تک بظاہر امریکہ کی اجارہ داری قائم ہے۔ جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ روس کے پاس بھی یہ طاقت کم سے کم بغرض مقابلہ موجود ہو گئی ہے۔ اور امریکہ کی اجارہ داری اب ختم ہو چکی ہے۔

یہ امر کہ روس کے پاس بھی ایٹمی طاقت امریکہ کے بالمقابل خطرناک حد تک موجود ہے برطانیہ کے لئے اور بھی تشویشناک بن رہا ہے کیونکہ نہ تو خود برطانیہ کے پاس یہ طاقت موجود ہے۔ اور نہ بظاہر یہ ممکن ہے کہ کسی آئندہ ہونے والی جنگ میں برطانیہ امریکہ کا ساتھ چھوڑ کر غیر جانبدار رہ سکے۔ خواہ روس کے ساتھ برطانیہ کے کتنے ہی خفیہ یا علانیہ تعلقات ہوں۔ اس وقت تک یہ قیاس کرنا کہ کسی آئندہ جنگ میں برطانیہ روس کے ساتھ مل جائے گا یا کم سے کم غیر جانبدار رہ سکے گا بہت ہی غیر اغلب یا کم از کم بہت ہی قبل از وقت ہے۔

اگر کوئی آئندہ جنگ ہو تو روس کی طرف سے اس کے آغاز کا امکان اسی وقت ہو سکتا ہے جب روس کے پاس ایٹمی طاقت اتنی زیادہ ہو جائے کہ وہ سمجھنے لگے کہ امریکہ اس میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ایسی صورت میں اگر برطانیہ جیسا کہ بظاہر حال اغلب ہے امریکہ کا ساتھ دے۔ تو سب سے پہلے برطانیہ کی تباہی لازمی ہے۔ دوسری طرف اگر کوئی جنگ نہ ہو۔ تو امریکہ کی ایٹمی طاقت کا بڑھتے جانا ہی برطانیہ کے لئے سوہانِ روح سے کم نہیں۔ کیونکہ آج جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے ایٹمی طاقت دنیا میں ایک فیصلہ کن طاقت ہے۔ اور کسی قوم کے پاس اس کی زیادتی دوسری اقوام کو اس سے ڈرانے کے لئے ایک نہایت خوفناک ہتھیار ہے۔ خواہ اس کے استعمال کے امکانات مستقبل قریب میں ابھی کتنے ہی مشتبہ کیوں نہ ہوں۔ اس لئے برطانیہ کے عوام کا امریکی ایٹمی تجربوں کے خلاف احتجاج ایک قدرتی امر ہے۔ اور محض امریکہ کے ساتھ نہایت خوشگوار اور حلیفانہ تعلقات کی موجودگی اپنے دل سے ان خطروں کو مٹا نہیں سکتی جو امریکہ کا دبیل اور دست نگر بنا دینے کے ساتھ وابستہ ہیں۔

(۲)

کہا جاتا ہے کہ امریکہ کے یہ تجربات دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے ممد و معاون ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے کسی ایسے خوفناک ہتھیار کی ضرورت ہے۔ جو انسانوں کے دماغ کا توازن قائم رکھ سکے۔ اور کسی ایک قوم کا جس کے پاس ایسی خوفناک طاقت کا ذخیرہ ہے۔ باقی ساری دنیا اس کی غلام بنی رہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر امن عالم کی قیمت یہی ہے۔ تو کیا دنیا ایسے امن عالم کو اس قیمت پر خریدنے کے لئے تیار ہے۔ اگر دنیا ایسی بے دست و پا بن جانے پر رضامند بھی ہو جائے۔ تو پہلی بات جو قابل غور ہے یہ ہے کہ کیا یہ ہتھیار ہمیشہ کے لئے کام دے سکتا ہے۔ آخر اس کی کیا ضمانت ہے کہ مثلاً آج امریکہ کے پاس یہ قوت دوسروں سے زیادہ ہے۔ تو کیا کل روس کے پاس اس سے بھی زیادہ نہیں ہو سکتی۔ اگر روس کے پاس یہ قوت زیادہ ہو جائے اور امریکہ سے بڑھ جائے۔ تو کیا دونوں میں تصادم لازمی نہیں ہے۔ اور اس تصادم کا انجام کسے معلوم ہے

جنگ کے ہتھیار تو شروع ہی سے انسان نت نئے ایجاد کرتا چلا آیا ہے۔ جب کسی ہتھیار کی اس کو سمجھ نہ تھی۔ تو بازوؤں اور ٹانگوں سے کام لیتا تھا۔ پھر پتھروں سے لینے لگا۔ اور پھر لوہے وغیرہ بارود۔ اور اب ایٹمی طاقت ہے۔ یہ سب ہتھیار ہیں۔ جو انسان اپنی جنگجویانہ ذہنیت کی وجہ سے بتدریج ایک دوسرے کو مٹا دینے کے لئے استعمال کرتا چلا آیا ہے۔ پہلے اگر ایسے ہتھیار کم کارگر تھے۔ تو لڑنے والوں کی تعداد بھی کم ہوتی تھی۔ آج اگر ایٹمی طاقت سے بڑے بڑے شہر تباہ کئے جا سکتے ہیں۔ تو بڑے بڑے شہر تباہ ہونے کے لئے بھی تو موجود ہیں پہلے ایسا نہیں تھا۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ نیویارک جیسے کثیر آباد شہر صرف ایک ہائیڈروجن بم کا مال ہے۔ اسی خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ ایسی پناہ گاہ تیار کی جا سکتی ہے۔ جس میں خطرے کے وقت نیویارک کی تمام آبادی منتقل کی جا سکے گی۔ چلو یہ خطرہ بھی ختم ہوا۔ اگر امریکہ اپنے ہر شہر کی آبادی کھپانے کے لئے ایسی پناہ گاہیں تیار کر سکتا ہے۔ تو روس بھی کر سکتا ہے اس لئے اب سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ کہ آخر اتنی طاقت ضائع کرنے کا کیا فائدہ اور "امنِ عالم" کے قیام کا مقصد کس طرح حاصل ہوا؟

اب ہم اصل سوال کی طرف آتے ہیں جو یہ ہے کہ محض طاقت کے خوف سے دنیا میں امن قائم رہ سکتا ہے۔ تو یہ خوف جیسا کہ ہم نے کہا ہے اسی وقت تک مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ جب تک یا تو تمام قومیں ایک ایسی قوم کے ماتحت رہ جائیں۔ جس کے ہاتھ میں تمام طاقت ہو اور پھر تمام اقوام ایک قوم کے سانچہ میں ڈھل جائیں۔ موجودہ حالات میں یہ دونوں باتیں ناممکن اور نامرغوب معلوم ہوتی ہیں۔ کیونکہ آخر الذکر امر کا امکان بھی صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ایک ہی قوم ساری دنیا پر چھائی ہو جو طاقت کے بل پر تمام دنیا کو اکٹھا رکھ سکے۔

ان حالات پر غور کرنے سے آخر یہی نتیجہ نکالنا پڑتا ہے۔ کہ جب تک انسان کی جنگجویانہ ذہنیت پر کوئی ایسی پابندیاں عائد نہ ہوں جو انسان کے اندر سے اٹھیں اس وقت تک امن عالم کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا کیونکہ انسان کو مادی ہتھیاروں کا خوف کبھی راہ راست پر رکھنے کے لئے کارآمد ہے۔ اور اس لئے مادی ضرر کا خوف بھی بعض صورتوں میں ضروری ہے مگر اصل خوف خوفِ خدا ہے اور عاقبت کا ڈر ہے جو انسان کی ذہنیت کی قلب ماہیت کر سکتا ہے۔

ہمیں تسلیم ہے کہ خدا کا خوف خاص کر موجودہ مادی ترقیات کی دنیا میں دلوں کو متاثر نہیں کرتا۔ مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ جب تک دنیا کے دل میں خدا کا خوف پیدا نہیں ہوگا۔ جب تک دنیا کو یہ یقین نہیں ہوگا۔ کہ اس دنیا کی صانع کوئی ہستی ہے۔ اور وہ کبھی نہ کبھی وقت اس کے اعمال کی اس کو جزا سزا دے سکتا ہے۔ اس وقت تک یہ عارضی خوف دنیا میں امن پیدا نہیں کر سکتے اور کر بھی سکتا ہو۔ تو انسانیت کی قربانی کے بغیر جس کا دوسرا نام موت ہے یعنی انسانی حیات کا "اختتام" نہیں کر سکتا۔ امن اس حالت کا نام ہے جس میں بقول قرآن کریم

لاخوفٌ علیهم ولاهم یحزنون۔

یعنی کسی کو نہ خوف ہو نہ غم۔ ایسی حالت دنیا کی اسی وقت ہو سکتی ہے۔ جب ساری دنیا کے دل میں خدا کا خوف جاگزین ہو جائے۔

---

## معذرت

رسالہ الفرقان ماہ فروری اور مارچ احباب کو پہونچ چکا ہے۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے کاغذ مل چکا ہے۔ اپریل کا رسالہ اپنی مقررہ تاریخ (ہر ماہ کی بیس تاریخ) پر شائع ہو رہا ہے۔ جو شادرت پر احباب کو مل سکے گا۔ انشاء اللہ۔

بعض دوستوں نے لکھا ہے کہ مارچ کے رسالہ کی طباعت معیار کے مطابق نہیں ہے اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ پریس والوں کو بھی اس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

مینیجر رسالہ الفرقان ربوہ

# نماز میں خشوع و خضوع کس طرح پیدا کیا جائے؟

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی چند اہم ہدایات

قرآن مجید کی آیت ورتّل القرآن ترتیلا۔ کا درس دیتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ "کہ ترتیل کے معنے اتقان اور حکمت سے کام کرنے کے ہوتے ہیں۔ اس لئے رتّل القرآن ترتیلا کے یہ معنے ہوئے۔ کہ قرآن کو اتقان اور عمدگی اور حکمت سے پڑھ۔ گویا ایک معنے کے لحاظ سے لفظوں کی اصلاح اور درستگی کا حکم دیا۔ اور دوسرے معنوں کے لحاظ سے مضمون کو مدنظر رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ اتقان سے پڑھنے میں دو باتیں پائی جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ پڑھنے والا پڑھتے وقت الفاظ کو کھائے نہیں کئی لوگ اس طرح قرآن پڑھتے ہیں۔ کہ بہت سے الفاظ گویا کھاتے جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ ایسی طرز سے پڑھے کہ مضمون سمجھ میں آتا جائے بعض لوگ اس طرح پڑھتے ہیں۔ کہ مضمون سمجھ میں نہیں آتا۔ لبا اوقات ان کے لہجہ میں بڑی نرمی ہوتی ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ کی ان آیتوں میں جو وہ اس وقت پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اظہار غضب ہوتا ہے۔ گویا ان کے پڑھنے کا لہجہ غلط ہوتا ہے۔ اسی طرح لبا اوقات آیات میں بشارات کا ذکر ہوتا ہے۔ مگر وہ یوں پڑھتے ہیں۔ کہ گویا ان آیات میں عذاب پر عذاب کی خبر دی جا رہی ہے۔ تو اتقان سے پڑھنے کے یہ معنی بھی ہیں۔ کہ قرآن میں جس مقام پر جو مضمون بیان کیا گیا ہو۔ اسی کے مطابق پڑھا جائے۔ دوسرے اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ الفاظ چونکہ مخارج سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کو صحیح طور پر ادا کرنے کا خیال رکھا جائے۔ مگر اس طرح نہیں جس طرح لوگوں نے بے جا طریق سے اس پر زور دیا۔ اور تشدد کیا ہے۔ قرأت کے متعلق اس قسم کے جھگڑے جو مولویوں میں چلے آتے ہیں۔ فضول ہیں۔ مگر کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ قرأت جتنی صحیح ہو سکے اتنی کی جائے۔ پھر ترتیلا میں حکمت بھی شامل ہے۔ حکمت کو مدنظر رکھا جائے ...... پس اس آیت کے یہ معنی ہیں۔ کہ لفظی لحاظ سے بھی قرآن کی صحت کا خیال رکھا جائے۔ اور معنوی لحاظ سے بھی۔"

اسی طرح حضور اپنی ایک تقریر میں جو آپ نے ۱۹۱۶ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر کی۔ اور جو "ذکر الٰہی" کے نام سے شائع بھی ہو چکی ہے۔ نماز با جماعت کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "کہ نماز میں توجہ قائم رکھنے کے طریقوں میں سے ایک طریق نماز با جماعت ہے۔ کہ اس طرح نماز پڑھتے ہوئے خدا تعالیٰ کی عظمت کی طرف متوجہ کرنے والے الفاظ انسان کے کان میں امام کی طرف سے ڈالے جاتے ہیں۔ اور جو انسان غفلت میں ہو۔ اور دوسرے خیالات میں پڑ جائے۔ اس کو ٹھوکر کیا جاتا ہے۔ مثلاً جب اللہ اکبر کہا جاتا ہے۔ تو گویا اس بات سے اسے آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ دیکھو سنبھل کر کھڑے ہونا جس کے حضور میں کھڑے ہونے لگے ہو۔ وہ بہت بڑا ہے۔ پھر جب کھڑے ہوتے ہوئے کچھ وقت گزر جاتا ہے۔ اور کسی کے دل میں طرح طرح کے خیالات آنے لگتے ہیں۔ تو پھر امام بلند آواز سے کہہ دیتا ہے اللہ اکبر۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ پھر جب غفلت آنے لگتی ہے۔ تو سمع اللہ لمن حمدہ کی آواز کان میں ڈالی جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی باتیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔ جو اس کی حمد کرتا ہے۔ اور اس طرح اسے متوجہ کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کچھ فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرو۔ ورنہ یونہی وقت ضائع ہوگا۔ غرض بار بار امام مقتدیوں کو توجہ دلاتا اور ہوشیار کرتا رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام کو مقتدیوں پر فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ ان کو بار بار متوجہ کرتا ہے۔ کہ تم سب سے بڑے بادشاہ کے سامنے کھڑے ہو۔ ہوشیار ہو کر کھڑے ہونا۔"

اسی طرح حضور فرماتے ہیں۔ "کہ اگر کوئی نماز پڑھتے ہوئے غافل ہو جائے یا دوسرے خیالات میں محو ہو جائے۔ تو اس کا رکوع کرنا اور سجدہ میں جانا اس کو نماز کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔" پھر حضور فرماتے ہیں:۔ کہ

"اگر نماز پڑھتے ہوئے توجہ قائم نہ رہے۔ تو آہستہ آہستہ لفظوں کو ادا کرو۔ ان لوگوں کو جو عربی سے اچھی طرح واقفیت نہیں رکھتے ان کو چاہیئے۔ کہ جب وہ نماز پڑھنے لگیں تو جب تک اس فقرہ کے معنے جو وہ پڑھ رہے ہیں، ذہن میں نہ آ جائیں۔ آگے نہ چلیں۔ اور جو لوگ عربی زبان جانتے ہیں۔ وہ بھی اگر جلدی جلدی پڑھتے جائیں۔ تو گو معنی ان کے ذہن میں فوراً آ جائیں۔ مگر دل میں جذب ہونے کا موقع نہ ملیگا۔ اس لئے ان کو بھی چاہیئے۔ کہ قرآن آہستہ آہستہ پڑھیں اور وقفہ دے دے کر آگے بڑھیں۔"

پھر حضور فرماتے ہیں۔ جب مومن امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو۔ تو امام کی قرأت اسے جگاتی اور ہوشیار کرتی رہتی ہے۔ گویا امام اس کی حفاظت کر رہا ہوتا ہے۔

متذکرہ بالا اقتباسات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ امام کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اس کی طرف سے مقتدیوں کے کان میں خدا تعالیٰ کی عظمت کی طرف متوجہ کرنے والے الفاظ ڈالے جائیں۔ اور جو مقتدی غفلت میں ہو۔ اور نماز کے اندر دوسرے خیالات میں محو ہو جائے۔ اس کو جگایا جائے۔ نیز امام کو چاہیئے۔ کہ جہری نماز میں قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھے۔ اور ترتیل کے معنی جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کئے ہیں۔ انہیں مدنظر رکھ کر قرأت کو ادا کرے۔ اور یہ کہ اس کی قرأت اس قسم کی ہو۔ جو مقتدیوں کو پورے طور سے جگانے والی اور ہوشیار کرنے والی ہو۔ نہ کہ اس طرح کہ کئی مقتدیوں کے کان تک بھی اس کی آواز نہ پہنچے۔ خاص کر جب امام اللہ اکبر کہہ کر رکوع و سجود میں جانے لگے۔ اور ہر ایسے موقع پر جہاں تکبیر کہنے کی ضرورت پڑے۔ تکبیر اس طور سے کہے۔ جو مقتدیوں کو بیدار کرنے والی اور ہوشیار کرنے والی ہو۔

---

# احباب جماعت کی طرف سے "الفضل" کے دوبارہ اجراء پر

## پُرجوش خیر مقدم

الفضل کے اجراء سے کتنی خوشی ہوئی بیان نہیں کر سکتی تھی ۲۸ر فروری کے بعد دن میں کئی مرتبہ اس بات کا ذکر کیا کرتی تھی۔ کہ سال ختم ہو گیا۔ اب الفضل کب جاری ہوگا۔

بچپن میں "الفضل" حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے ظہور میں آیا تھا۔ عمر کے ساتھ ساتھ اس کا تعلق خون کی طرح رگ و ریشے میں سرایت کر چکا ہے۔ اب اس کے ساتھ ایسے مانوس ہو چکے ہیں۔ کہ یہ میری زندگی کا تو ایک جزو بن چکا ہے الحمد للہ یہ قیمتی چیز ہمیں پھر مل گئی۔ بیگم ڈاکٹر گوہر الدین

پہلے حضور کی علالت طبع کی وجہ سے الفضل کے دوبارہ جاری ہونے پر خوشی کا اظہار نہ کر سکے۔ سو الحمد للہ۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت دن بدن اچھی ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کی عمر دراز کرے۔ تا حضور کے ارشادات سے ہم الفضل کے ذریعہ فیضیاب ہوتے رہیں۔ خاکسار مرزا غلام حسین ڈہری سیداں ضلع جہلم۔

اخبار الفضل کے دوبارہ اجراء سے بے حد خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ بابرکت کرے اور ہمیشہ کے لئے نہ صرف قائم رہے۔ بلکہ ترقی کرنے کے سامان اپنے فضل سے فرما دے۔ آمین محمد شمس الدین کلکتہ۔

الفضل کے دوبارہ اجراء پر دلی مبارکباد وصول کیجئے۔ الفضل کیا ملا۔ ایسا معلوم ہوا۔ جیسے کوئی کھوئی چیز مل گئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ ہمارا پیارا اخبار دوبارہ جاری ہوا۔ اقبال احمد خاں مظفر گڑھ

ایک سال کے بعد الفضل آیا۔ دیکھ کر مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ ادارہ الفضل کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(محمد اسلم خاں لاہور چھاؤنی)

الفضل کی جبری بندش ویسے تو ایک سال کے لئے تھی مگر ہمارے لئے تو یہ ایک صدی معلوم ہوتی تھی۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ آپ نے دوبارہ الفضل جاری فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے۔

(محمد حسین گھٹیالیاں)

خدا کا لاکھ لاکھ فضل و احسان ہے۔ جس نے احمدیت کے باغ کو سیراب کرنے والی اس نہر کو یعنی اخبار الفضل کو دوبارہ جاری فرمایا۔ خدا اسے دن دگنی رات چوگنی ترقی دے۔

(حکیم فضل محمد ہبی ضلع پشاور)

"الفضل" کے اجراء سے از حد خوشی ہوئی۔ خدا تعالیٰ اس کا دور جدید مبارک کرے۔

(محمود احمد خالد کراچی)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے خط سے "الفضل" کے جاری ہونے کی خبر ملی۔ بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کا اجراء مبارک کرے۔

(سید صمصام الدین احمد مبلغ از اڑیسہ)

ایک سال کی جبری بندش کے بعد الفضل کے دوبارہ اجراء سے بے حد مسرت حاصل ہوئی۔ میری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیں۔ دعا گو ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس محبوب روزنامے کے ذریعہ آپ کو زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار منصور احمد مسجد روڈ کوئٹہ۔

الفضل کے دوبارہ اجراء پر دلی مبارکباد عرض ہے۔ بشیر احمد موڑہ کراچی۔

الفضل کے دوبارہ اجراء پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ ایک سال کے بعد الفضل دیکھ کر آنسو آ گئے۔ اللہ تعالیٰ اس کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

فضیلتِ اسلام

# اسلام میں کمالاتِ روحانی کے تین مراتب

## فنا۔ بقا اور لقا

55

### اسلام پر اعتراض

حقیقت اسلام سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اکثر مخالف یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ اسلام اپنے دشمنوں کو "تلوار کے گھاٹ اتارنے" کی تلقین کرتا اور اس امر کی ہدایت دیتا ہے۔ کہ ہر ایسا شخص جو احکام اسلام کے آگے سر نہ جھکائے اسے تہ تیغ کر دینا چاہیئے۔ اس اعتراض کی لغویت بارہا عیاں کی جا چکی ہے۔ اور دلائل و براہین کی رو سے ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ اسلام پر یہ ایک نہایت ہی ناروا الزام ہے۔ اسلام امن اور صلح کا علمبردار ہے۔ اور وہ جنگ وجدال اور خصوصاً ان لڑائیوں کو جو مذہبی تنازع کی وجہ سے عمل میں آئیں انتہائی ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ مگر صحبت امروزہ میں اس لحاظ سے بھی روشنی ڈالی جاتی ہے۔ کہ حقیقت اسلام کیا ہے؟ اور یہ کہ آیا وہ حقیقت اور مندرجہ بالا اعتراض آپس میں مغائرت رکھتے ہیں یا یگانگت اور اتحاد۔ اگر ثابت ہو جائے۔ کہ حقیقت اسلام یہی ہے۔ کہ مخالفوں کو ہلاک کر دو۔ اور جو بھی مذہبی مخالفت دکھائی دے۔ اس کا سر تن سے جدا کر دو۔ تو اعتراض درست ثابت ہوگا۔ لیکن اگر اسلام کی حقیقت یہ نظر آئے کہ دوسروں کے غم میں اپنی جان کھو دو۔ اور دنیا میں امن۔ صلح۔ پیار اور محبت کے تعلقات مضبوط کرو۔ تو یہ اعتراض بھی ناقابل التفات ہو جائے گا۔

### حقیقتِ اسلام

پس اس مقصد کے لئے جب ہم تحقیق کرتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام کی حقیقت نہایت ہی اعلیٰ اور بے مثل ہے۔ اگر مخالف اس حقیقت کو مدنظر رکھتے۔ تو کبھی ایسے بیہودہ اعتراض اسلام پر نہ کرتے۔ اور اگر ایسے لوگ اس حقیقت کو سمجھتے۔ تو دنیا میں ناکامی و نامرادی کا منہ نہ دیکھتے۔ مگر افسوس جہاں غیروں نے اس حقیقت کو نظر انداز کر دیا۔ وہاں مسلمانوں میں سے بھی ایک بہت بڑے طبقہ نے فیج اعوج کے زمانہ میں آکر اس قیمتی مقصد کو فراموش کر دیا۔ جو اسلام پیش کرتا ہے۔

### اصطلاحی لحاظ سے اسلام کے معنی

ان تمہیدی سطور کے بعد معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اصطلاحی لحاظ سے اسلام کے جو معنی ہیں۔ وہ اللہ تعالےٰ نے اس آیت کریمہ میں بیان فرمائے ہیں۔ بلیٰ من اسلم وجہہ للہ وھو محسن فلہ اجرہٗ عند ربہٖ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ یعنی "مسلمان وہ ہے جو اپنا تمام وجود اپنی تمام طاقتیں اور اپنے تمام ارادے اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے کے لئے وقف کر دے۔ پھر اس کے احکام کی پیروی کرے۔ اور نیک کاموں پر قائم رہے۔ ایسے لوگ اللہ تعالےٰ کے حضور مستحق اجر ہیں۔ نہ ان پر خوف ہے اور نہ وہ غم کھائیں گے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک مسلم وہ شخص ہے۔ جو اعتقادی اور عملی طور پر اللہ تعالےٰ کا ہو جائے۔ اعتقادی لحاظ سے اس طرح کہ اپنے تمام وجود کو ایک ایسی چیز سمجھ لے۔ جو محض اللہ تعالےٰ کی اطاعت شناخت محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اس کی طرف اسلم وجہہٗ للہ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اور عملی طور پر اس طرح کہ خالصاً للہ وہ تمام حقیقی نیکیاں بجا لائے جو انسانی قوتوں اور جوارح کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس کی تعلیم وھو محسن کے الفاظ میں دی گئی ہے جب اعتقادی اور عملی دونوں لحاظ سے کوئی شخص اس درجہ اللہ تعالیٰ کا عاشق اور محب ہو جاتا ہے۔ تو پھر اسے لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون کا سرٹیفکیٹ مل جاتا ہے۔ یعنی اسی جہان سے اسے بہشتی زندگی حاصل ہو جاتی ہے۔ جس میں خوف اور حزن کا نام ونشان نہیں ہوتا۔

### اسلام کامل اطاعت چاہتا ہے

غرض آیت ممدوحہ بالا پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حقیقتِ اسلام کسی شخص میں تبھی متحقق ہوتی ہے۔ جب اس کا وجود مع اپنے تمام باطنی اور ظاہری قوتوں کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف ہو جائے۔ اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عملی لحاظ سے بھی اپنا فنا فی اللہ ہونا دنیا پر ظاہر کر دے۔ پس بقول سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام یہ چاہتا ہے۔ کہ "مدعی اسلام یہ ثابت کر دے۔ کہ اس کے ہاتھ اور پیر اور دل اور دماغ اور اس کی عقل اور اس کا فہم اور اس کا غضب اور اس کا رحم اور اس کا حلم اور اس کا علم اور اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اور اس کی عزت اور اس کا مال اور اس کا آرام اور سرور اور جو کچھ اس کا سر کے بالوں سے پیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے۔ یہاں تک کہ اس کی نیات اور اس کے دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالےٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں۔ کہ جیسے ایک شخص کے اعضاء اس شخص کے تابع ہوتے ہیں۔ غرض یہ ثابت ہو جائے۔ کہ صدق قدم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے۔ کہ جو کچھ اس کا ہے۔ وہ اس کا نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کا ہو گیا ہے۔ اور تمام اعضا اور قویٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں۔ کہ گویا وہ جوارح الحق ہیں"۔

(مقدمہ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۹)

### نکتۂ معرفت

اس نکتۂ عظیمہ کے علاوہ جو سطور مندرجہ بالا میں بیان کیا گیا ہے۔ قرآن مجید کی یہ آیت یعنی بلیٰ من اسلم وجہہٗ للہ وھو محسن فلہٗ اجرہٗ عند ربہٖ ایک اور نکتۂ معرفت کی طرف بھی رہنمائی کرتی ہے۔ اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرنا دو طور پر ہوتا ہے۔ اول یہ کہ خدا تعالےٰ سے جو ہمارا خالق و مالک ہے۔ ایسا مضبوط تعلق قائم ہو جائے۔ کہ وہی ہمارا معبود و مقصود اور محبوب ہو۔ اور اس کی عبادت محبت۔ خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک نہ رہے۔ پس اس لحاظ سے مسلم کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی تسبیح۔ تقدیس۔ تحمید اور عبادات اور عبودیت میں بدل و جان مشغول رہے۔ اور نہایت نیستی اور تذلل کے ساتھ تمام حکموں اور قوانین پر عمل پیرا ہو۔ یہ امر بلیٰ من اسلم وجہہٗ للہ سے مستنبط ہوتا ہے۔

دوسرے یہ کہ اللہ تعالےٰ کے بندوں کی خدمت اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جائے۔ دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے ہم خود دکھ اٹھائیں۔ اور دوسروں کو راحت پہنچانے کے لئے ہم آپ رنج برداشت کریں۔

پس حقیقی طور پر کسی کو اسی وقت مسلمان کہا جائیگا۔ جب اسکی ہستی پر پورا پورا انقلاب واقع ہو جائے۔ نفس امارہ کے جذبات کلی طور پر مٹ جائیں۔ اور اس کی زندگی ایسی پاکیزہ ہو جائے۔ کہ اس میں بجز اللہ تعالےٰ کی محبت اور مخلوق کی ہمدردی کے اور کچھ باقی نہ رہے۔

### تین روحانی مراتب

ان دونوں نکتوں کے علاوہ ایک تیسرا نکتہ بھی ان آیات میں بیان کیا گیا ہے۔ اور وہ فنا۔ بقا اور لقا کے وہ تین روحانی مدارج ہیں۔ جو اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر ہر مومن کو حاصل ہو سکتے ہیں۔

سب سے پہلے اسلم وجہہٗ للہ کی تعلیم دی گئی ہے۔ یعنی یہ کہ انسان اپنا سب کچھ اللہ تعالےٰ کو سونپ دے۔ اور اسکی راہ میں وقف ہو جائے۔ یہی وہ کیفیت ہے جسے دوسرے لفظوں میں فنا کہا جاتا ہے۔ یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے کھو دینا اور روحانی زندگی حاصل کرنے کے لئے اپنی نفسانی خواہشات پر ایک موت وارد کر لینا اس کے بعد وھو محسن میں مرتبہ بقاء کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ جب انسان فنا اور جذبات نفسانی کے کامل طور پر سلب ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا اور اس کے حکم سے پھر دنیا کے کاموں میں حصہ لیتا ہے۔ تو یہ حیات ثانی بقاء کا نام رکھتی ہے۔ اسی کے فلہٗ اجرہٗ عند ربہٖ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون کہہ کر اللہ تعالےٰ نے حالت لقاء کی طرف اشارہ کیا۔ اور بتایا کہ جب انسان اس حد تک پہنچ جاتا ہے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کے اجر سے حصہ لیتا اور شک و شبہ سے بالکل الگ زندگی بسر کرنے لگ جاتا ہے۔ اس وقت وہ مرتبہ لقاء پر پہنچ جاتا ہے۔

---

## مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ پنجاب کے لئے ضروری اعلان

### تین ہفتہ کے اندر اندر قائد ضلع کا انتخاب کرا کر مرکز سے منظوری حاصل کریں

خدام الاحمدیہ کے پروگرام پر سہولت سے عمل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ صوبہ پنجاب میں ضلعوار نظام قائم کیا جائے۔ اس غرض کے لئے جیسا کہ گذشتہ سال بھی اعلان کیا گیا تھا۔ تمام اضلاع کے مرکزی مقام کی مجالس خدام الاحمدیہ اپنے ضلع کی مجالس کے قائدین کی ایک میٹنگ بلائیں۔ اور اس میں قائد ضلع کا انتخاب کرائیں۔ مثلاً ضلع لائل پور کے لئے شہر لائل پور کی مجلس کے قائد کا فرض ہے۔ کہ وہ اس انتخاب کا انتظام کرے۔

(۱) انتخاب صرف قائدین میں سے ہوگا۔ (۲) انتخاب کے لئے وقت۔ تاریخ اور جگہ کا انتظام ضلع کے مرکزی مقام کی مجلس اپنے حالات کے مطابق کرے۔ (۳) انتخاب کے لئے قواعد وہی ہوں گے۔ جو قائد کے لئے ہیں۔ (۴) یہ انتخابات ۱۲ر اپریل ۱۹۵۲ء تک مکمل ہو جانے ضروری ہیں۔ (۵) جن مجالس میں اس سال انتخابات نہیں ہوئے۔ وہاں کے قائدین رائے تو دے سکتے ہیں۔ مگر ان میں سے کسی کو منتخب نہیں کیا جا سکتا۔

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

---

## درخواست ہائے دعاء

(۱) میرے بائیں ہاتھ پر پھوڑے نکلے ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ محمد عبد الحق مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ (۲) ہمارا امتحان ۵ر اپریل کو شروع ہو رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین۔ درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں استدعا ہے۔ کہ ہماری نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ملک مبارک احمد۔ مبارک احمد خان منیر الدین احمد۔ رشید الدین احمد

تجارتی معلومات

# کپڑے کی تجارت

قیام پاکستان سے پہلے شمالی ہند میں کپڑے کی سب سے بڑی مارکیٹ امرتسر میں تھی۔ امرتسر مارکیٹ ہی سے پنجاب۔ بہاولپور۔ بلوچستان۔ سرحد۔ کشمیر اور افغانستان کو کپڑا سپلائی ہوتا تھا۔ اس وقت ہندوستان میں درآمدی کپڑے کی سب سے بڑی مارکیٹ بمبئی میں تھی۔ لیکن مغربی پاکستان کے علاقوں میں کپڑے کی ساری تقسیم امرتسر سے ہوتی تھی۔ احمد آباد۔ بمبئی وغیرہ کی ملوں کا تیار کردہ کپڑا بھی امرتسر میں آتا تھا اور یہاں سے مغربی پاکستان کے علاقوں میں تقسیم ہوتا تھا۔ اس علاقہ کے لئے دوسری بڑی منڈی دہلی میں تھی۔ جہاں سے پنجاب۔ سرحد وغیرہ کے تاجر گرم اور اونی پارچات لایا کرتے تھے۔

قیام پاکستان سے پہلے اس علاقہ میں صرف دو بڑے سوتی کارخانے تھے۔ ستلج کاٹن ملز اوکاڑہ اور لائل پور کاٹن ملز لائل پور۔ ان ملوں کا کپڑا بھی زیادہ تر امرتسر مارکیٹ کی وساطت سے تقسیم ہوتا تھا۔ گو شہروں کے تھوک فروش بھی ان سے حاصل کر لیتے تھے۔ لاہور میں بھی ایک کارخانہ سیلارام کاٹن ملز (اب ویسٹ پنجاب کاٹن ملز) لاہور تھا۔ علاوہ ازیں گوجرانوالہ۔ ملتان وغیرہ میں پاور لومز بھی تھیں۔ لدھیانہ جو ہوزری کا مرکز تھا دھاریوال میں گرم اور اونی پارچات تیار ہوتے تھے۔ جالندھر۔ بٹالہ۔ پشاور۔ انبالہ میں بعض اقسام کے پارچات تیار ہوتے تھے۔ امرتسر میں سلک کا کپڑا تیار کرنے کی فیکٹریاں تھیں۔

قیام پاکستان سے پہلے اس علاقے میں کپڑے کی تھوک اور پرچون تجارت تقریباً ساری کی ساری غیر مسلموں کے ہاتھوں میں تھی۔ امرتسر مارکیٹ پر غیر مسلموں کی مکمل اجارہ داری تھی۔ دوسرے شہروں اور قصبوں میں بھی تھوک اور پرچون تجارت انہیں کے ہاتھ میں تھی۔ معدودے چند مسلمان کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ اور ان میں بیشتر پرچون فروش اور ہاکر تھے۔

قیام پاکستان کے بعد جب مسلمان اس تجارت میں حصہ لینے لگے۔ تو ان کے پاس سرمایہ کم تھا۔ کاروباری تجربہ نہیں تھا۔ وہ بیرونی تجارت کے اسرار و رموز سے ناواقف تھے۔ دوسرے ممالک سے ان کے تعلقات بھی نہیں تھے۔ اس لئے انہوں نے عجیب طریق پر تجارت شروع کر دی۔ چونکہ ان کے پاس سرمایہ کم تھا۔ اس لئے ان کی کوشش ذخیرہ اندوزی کے ذریعہ زیادہ دام کمانے کی نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ وہ مال بیچنے سے گزر اوقات کرتے تھے۔ اس دوران میں لاہور۔ ملتان۔ لائل پور اور گوجرانوالہ میں کپڑے کی چھوٹی منڈیاں قائم ہونے لگیں۔ آبادی کا تبادلہ وسیع پیمانہ پر ہو رہا تھا۔ سیلابوں نے ذرائع آمد و رفت معطل کر دیئے تھے۔ کشمیر کا مسئلہ شباب پر تھا۔ اس لئے اس بحرانی دور میں تاجروں کے پاؤں پوری طرح نہ جم سکے۔

اس کے برعکس کراچی میں احمد آباد۔ بمبئی۔ جوناگڑھ وغیرہ سے جو لوگ آئے۔ بالخصوص بوہرے میمن وغیرہ کچھ لوگ دہلی اور یو۔پی سے وہاں پہنچے۔ ان کو تجارت کا تجربہ تھا۔ وہ سرمایہ بھی رکھتے تھے۔ بیرونی تجارت کے اسرار و رموز سے بھی آگاہ تھے۔ دوسرے ممالک سے ان کے تجارتی روابط بھی تھے۔ انہوں نے کراچی کو اپنا تجارتی مستقر بنایا۔ کراچی میں پہلے سے ہی کپڑے کی منڈی موجود تھی۔ اب وہاں گوردھن داس مارکیٹ اور نیو کلاتھ مارکیٹ کپڑے کی دو بڑی منڈیاں ہیں۔ قیام پاکستان کے ابتدائی زمانہ میں شمالی مغربی پاکستان ایک بحرانی دور سے گذر رہا تھا۔ اس کے برعکس کراچی میں مکمل امن و امان تھا۔ اور دوسرے نوآمدوں کے ساتھ یہ بات ان کے پاؤں جمانے میں بے حد ممد و معاون ثابت ہوئی۔ چنانچہ اب پاکستان میں کپڑے کی سب سے بڑی اور باوسیلہ مارکیٹ کراچی میں ہی ہے۔ درآمدی تجارت میں بھی ان لوگوں نے خوب ہاتھ رنگے۔ اور انہوں نے کراچی میں سوتی کپڑے کے متعدد کارخانے بھی لگائے ہیں۔ اب سارے پاکستان میں کپڑے کے بھاؤ، قیمتوں کے نشیب و فراز کو کراچی مارکیٹ ہی کنٹرول کرتی ہے۔ کراچی ہی میں درآمد کنندگان ہیں۔ سٹاکسٹ اور تقسیم کار بھی کراچی میں ہیں۔ ان کی گرفت صرف سارے مغربی پاکستان پر نہیں۔ مشرقی پاکستان پر بھی ہے کیونکہ مشرقی پاکستان میں بھی کپڑے کی بیشتر تجارت کراچی کے بڑے تاجروں کے ایجنٹوں کے ہاتھ میں ہے۔

کراچی کے بعد مغربی پاکستان میں حیدرآباد۔ سکھر۔ ملتان۔ لائل پور۔ لاہور۔ گوجرانوالہ کپڑے کی بڑی منڈیاں ہیں۔ ان سے کم تر درجہ کی منڈیاں بہاولپور۔ سرگودھا۔ راولپنڈی اور پشاور میں۔ مغربی پاکستان کی یہ منڈیاں بھی کراچی کے تابع ہیں۔ کیونکہ ان میں بیشتر مال کراچی سے آتا ہے۔ ان میں سے بہت کم لوگ براہ راست درآمد کنندگان ہیں۔ اور ان کی تجارت کا انحصار کراچی پر ہے۔ ان منڈیوں میں مقامی پارچہ بافوں اور ملوں کا کپڑا آتا ہے۔

تقسیم ہند کے بعد مشرقی پنجاب سے پارچہ باف بڑے شہروں اور قصبوں میں آباد ہوئے۔ اب پارچہ بافی کے بڑے مرکز گوجرانوالہ۔ جلالپور جٹاں۔ ملتان۔ لاہور۔ گجرات۔ سرگودھا وغیرہ ہیں۔ علاوہ ازیں آرٹ سلک کی بھی فیکٹریاں کھل گئی ہیں۔ ہوزری کے ساتھ پاور لوموں کی تعداد بھی بڑھ گئی ہے۔

## درآمدی تجارت

قیام پاکستان کے بعد پہلے تین چار سالوں میں کپڑے کی تجارت زیادہ تر درآمد کپڑے کی تقسیم و فروخت تک محدود رہی ہے۔ کپڑے کی درآمدی تجارت پر کراچی کا ہی قبضہ رہا ہے۔ اس کی حسب ذیل وجوہ تھیں:۔

(۱) کراچی کے تاجروں کے پاس سرمایہ تھا۔ (۲) وہ بیرونی تجارت کے اسرار و رموز سے آگاہ تھے (۳) ان کے دوسرے ممالک سے بھی روابط تھے۔ (۴) کراچی میں ان کو درآمد برآمد کے سلسلہ میں ساری سہولتیں حاصل تھیں۔ کیونکہ ان دنوں درآمد و برآمد کے علاقائی دفتر قائم نہیں ہوئے تھے۔ اور سارا کام کراچی میں ہوتا تھا۔ پنجاب۔ سرحد وغیرہ کے تاجروں کے لئے کوئی ایسی سہولت نہیں تھی۔

بعد میں پنجاب سرحد وغیرہ کے تاجروں نے یہ مطالبہ شروع کیا کہ کپڑے کی کھپت [illegible] فی صد ان علاقوں میں ہے۔ اس لئے ان علاقوں کے درآمد کنندگان کو اسی تناسب سے لائسنس دیئے جائیں۔ کافی جدوجہد اور مطالبہ کے بعد حکومت نے اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ اور ان علاقوں کے درآمد کنندگان کی کچھ اشک شوئی کی گئی۔ ابھی یہ لوگ اس میں قدم جمانے ہی لگے تھے کہ خاص حالات کی وجہ سے درآمد تقریباً بند کر دی گئی۔ چنانچہ اب تک کپڑے کی تجارت پر کراچی کی اجارہ داری قائم چلی آرہی ہے۔ ان کی ذخیرہ اندوزی کی وجہ سے منصفانہ تقسیم ہوتی ہے۔ اور نہ ہی کنٹرول کامیاب ثابت ہوا ہے۔ کراچی میں ناجائز منافع بازی کا یہ حال ہے۔ کہ اس بے پایاں منافع کو محفوظ رکھنے کے لئے بنکوں میں رقم جمع نہیں کرائی جاتی بلکہ ہر نرخ پر مال خرید کر ذخیرہ اندوزی کی جاتی ہے۔ وہ آہستہ آہستہ مال نکالتے رہتے ہیں۔ اور حسب منشاء نرخوں پر فروخت کرتے ہیں۔

## قیمت کا مسئلہ

سنہ ۵۲ء تک درآمدی اور ملک کے اندر تیار ہونے والے کپڑے کے نرخ بے حد کم تھے۔ کھلے لائسنس کی وجہ سے کپڑا بے حد عام اور ارزاں تھا۔ ۱۶ ہزار کا لٹھا سوا روپے گز تک بکتا رہا۔ ۸۱ / ۸۱ کی ململ ۱۲ آنے گز بکتی رہی۔ اس وقت ملک کے اندر تیار ہونے والے بیشتر پارچات کے نرخ ۱۲ آنے سے سوا روپیہ گز تک تھے۔ لیکن درآمد کو محدود کرنے سے درآمدی اور ملک کے اندر تیار ہونے والے کپڑے کے نرخ بڑھنے لگے۔ ۱۶ ہزار کا لٹھا سوا تین روپیہ گز تک فروخت ہوا۔ ۸۱ / ۸۱ کی ململ کا نرخ سوا دو روپیہ گز ہو گیا۔ کپڑے کی رسد کم ہونے سے مقامی ملوں کے کپڑے کے دام بھی بڑھنے لگے۔ اور ان کے نرخ سوا روپے سے دو روپے تک ہو گئے۔ جوں جوں درآمدی کپڑے کے سٹاک کم ہونے لگے۔ کراچی میں ذخیرہ اندوزی بڑھنے لگی۔ مقامی ملوں کے کپڑے کی مانگ میں بھی اضافہ ہونے لگا۔ لیکن پیداوار اور مانگ میں اضافہ کے باوجود نرخوں میں ۱۰۰ سے ۲۰۰ فیصدی تک اضافہ ہو گیا۔ چونکہ ملک میں کھپت سے کم کپڑا تیار ہوتا ہے۔ اس لئے عوام کی چیخ و پکار اور حکومت کی مساعی کے باوجود کپڑے کے نرخ کم نہیں ہوئے۔ اور اضافہ ذخیرہ اندوزی چور بازاری کا رجحان بدستور کارفرما ہے۔ مقامی کارخانہ داروں کی ذہنیت اس سلسلے میں صحت مند نہیں۔ وہ اپنے مال کی فروخت کا دائرہ وسیع کرنے اس کی مقبولیت بڑھانے کے بجائے زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کرنے کی پالیسی پر کاربند ہیں۔

## موجودہ حالت

ملک کے اندر مانگ سے کم کپڑا تیار ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں امید ہے کہ کچھ دیر تک طلب اور رسد کا مسئلہ متوازن ہو جائے گا۔ لیکن اس وقت جو کمی موجود ہے۔ اس کے پیش نظر نرخوں میں تسلی بخش کمی کوئی آسان کام نہیں۔ گو ایجنسیاں وغیرہ قائم کی جا رہی ہیں۔ لیکن ان سے مطلوبہ مقصد حاصل نہیں ہوا۔ اور تجارت میں بدعنوانی کا ایک سیلاب سا نکلا ہے۔

ملک میں اس وقت جو کپڑا تیار ہو رہا ہے۔ وہ کورس اور اوسط کوالٹی کا ہوتا ہے۔ اس وقت کپڑے کی کمی کی وجہ سے تو یہ فروخت ہو جاتا ہے۔ لیکن پیداوار میں اضافہ کے بعد یہ مسئلہ کارخانہ داروں کے لئے پریشان کن ثابت ہوگا۔ پھر اس وقت پاکستان میں نہ منڈیاں معیاری ہیں۔ اور نہ ہی کارخانہ دار کسی معیار کو پیش نظر رکھتے ہیں خراب اور گھٹیا مال بھی اونچے نرخوں پر سپلائی کیا جا رہا ہے۔ جبکہ ایک خاص معیار کا سامان فراہم ہونا چاہیئے۔ صنعت کار کاروباری اخلاق میں بہت فروتر ہیں۔ تاجر بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ اور اس حالت نے ملک میں صرف صنعت و تجارت کے مستقبل کو مخدوش ہی نہیں کیا۔ سیاسی و سماجی استحکام کو بھی متزلزل کر دیا ہے۔

## خواتین نرسنگ کا پیشہ اختیار کر کے قوم کی خدمت کریں (محترمہ فاطمہ جناح)

کراچی ۷ اپریل: محترمہ فاطمہ جناح نے آج یہاں عالمی یوم صحت کی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے خواتین سے اپیل کی۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں نرسنگ کا پیشہ اختیار کر کے بنی نوع انسان کی خدمت کریں۔ آپ نے اس سلسلہ میں تاریخ کی کئی مسلم خواتین کی مثال پیش کی جنہوں نے جنگوں میں زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے کرتے اپنی جان بھی نثار کر دی تھی۔

آپ نے کہا۔ عوام کو طبی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے ملک میں شفاخانے زیادہ سے زیادہ تعداد میں کھولے جانے چاہئیں۔ اور امراض کے انسداد و علاج کے لئے آسان زبان میں کتابیں اور رسالے شائع کرنے چاہئیں۔ محترمہ فاطمہ جناح نے یہ تقریر ڈاؤ میڈیکل کالج میں سے بی خیثہ کے اختتام پر انعامات تقسیم کرنے کے موقع پر کی۔

لاہور ۷ اپریل: سہ روزہ پنجاب میڈیکل کانفرنس ۹ اپریل سے ۱۱ اپریل تک کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں ہوگی۔ صوبہ کے وزیر صحت سید علمدار حسین گیلانی کانفرنس کا افتتاح کریں گے۔ صدارت کے فرائض لفٹیننٹ جنرل فاروقی انجام دیں گے۔



### وزیر اعلیٰ سے موٹر ٹرانسپورٹ کے نمائندوں کی ملاقات

لاہور ۷ اپریل: آل موٹر ٹرانسپورٹ ایسوسی ایشن کے ایک وفد نے وزیر اعلیٰ پنجاب ملک فیروز خان نون سے ملاقات کی۔ اور انہیں بسوں کے کرایہ میں اضافہ اور ٹیکس کے نفاذ کے متعلق اپنی رائے سے آگاہ کیا۔ وفد نے مطالبہ کیا کہ کرائے میں اضافہ نہ کیا جائے۔ اور نہ ٹیکس نافذ کئے جائیں۔ وزیر اعلیٰ نے وفد کو اپنی معروضات تحریری درخواست کی صورت میں پیش کرنے کی ہدایت کی۔

# پاکستان اور ہندوستان میں نہری پانی کے متعلق سمجھوتہ ہونے کا امکان نہیں رہا

## گفت و شنید میں حصہ لینے والے پاکستانی وفد کے لیڈر کراچی پہنچ گئے

کراچی ۷ر مارچ سرکاری حلقوں کی رائے کے مطابق پاکستان اور ہندوستان میں دریائے سندھ کے طاس کے پانی کے متعلق سمجھوتہ ہونے کا کوئی فوری امکان نہیں۔ اس سلسلے میں گزشتہ دو سال سے عالمی بینک کی نگرانی میں دونوں ملکوں کے نمائندوں کی واشنگٹن میں جو بات چیت ہو رہی تھی۔ وہ ہندوستان کی ہٹ دھرمی کے رویہ کے باعث نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکی۔ اور اسی طرح پاکستان اور عالمی بینک کی مشترکہ مصالحانہ کوششیں ناکام ہو گئی ہیں۔

واشنگٹن کی آبی جاعتی کانفرنس میں حصہ لینے والے پاکستانی وفد کے لیڈر مسٹر نصیر احمد بھی آج کراچی واپس پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے بھی عالمی بنک کے زیر نگرانی ہونے والی بات چیت کی رفتار کے متعلق اس قدر پر امید ہونے کا اظہار نہیں کیا۔

ایک سرکاری ترجمان نے کہا ہے۔ پاکستان تو اس مسئلہ کے حل کی ہر امکانی کوشش کر رہا ہے لیکن ہندوستان کی ضد اور ہٹ دھرمی سمجھوتے کی راہ میں حائل ہے۔ وہ صرف اپنے مفاد کو پیش نظر رکھے ہوئے ہے۔ اور اسے پاکستان کی مشکلات کا ذرہ بھر بھی احساس نہیں۔ پاکستان اگر ہندوستان کا موقف تسلیم کر لے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ پنجاب بنجر اور برباد ہو جائے گا۔ اور پاکستان اپنے آبی ذخائر سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محروم ہو جائے گا۔ پاکستان کا موقف یہ ہے کہ دریائے سندھ اور دوسرے دریاؤں پر کوئی نیا پراجیکٹ تعمیر کرنے سے قبل ان دریاؤں کے متعلق پاکستان کے تمام حقوق پورے ہونے چاہئیں۔

مسٹر نصیر احمد عالمی بنک کی بات چیت کی رفتار کے متعلق جلد ہی حکومت پاکستان کو اپنی رپورٹ پیش کریں گے۔ اور حسب ضرورت مزید بات چیت کیلئے عنقریب واشنگٹن واپس روانہ ہوں گے۔ (انوٹے دفعتاً)

### تیل کے تنازعہ کے تصفیہ کی بات چیت

لندن ۸ر اپریل۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے کہا ہے کہ تیل کے اینگلو ایرانی تنازعہ کے تصفیہ کی بات چیت کے ماہرین کا ایک مشن جلد ہی لندن سے تہران روانہ ہو جائے گا۔

### امریکہ بڑے سے بڑا ہائیڈروجن بم نہیں بنائیگا

واشنگٹن ۸ر اپریل۔ امریکہ کے صدر آئزن ہاور نے آج اپنی ہفت روزہ کانفرنس میں اعلان کیا کہ امریکہ نے اب تک جو ہائیڈروجن بم بنائے ہیں۔ وہ ان سے اور بڑے ہائیڈروجن بم نہیں بنائے گا آپ نے کہا۔ امریکہ یہ ارادہ نہیں رکھتا، کہ بڑے سے بڑے ہائیڈروجن بم بنانے کے تجربات کئے جائیں۔

نوٹ: آسٹریلیا کے وزیر خارجہ مسٹر کیسی ۱۲ر اپریل کو سیگاؤں جا رہے ہیں۔ جہاں وہ فرانسیسی حکام سے ہند چینی کی جنگ کی تازہ ترین صورت حال کے متعلق تبادلہ خیالات کریں گے

### ہندوستان میں مہاجرین کی واپسی

کراچی ۷ر اپریل، حال ہی میں بھارتی اخبارات نے یہ رپورٹیں شائع کی ہیں کہ فروری سنہ ۵۰ء سے مئی سنہ ۵۰ء تک یو پی (ہندوستان) سے ۲۵۰۸۹ اشخاص مغربی پاکستان گئے تھے۔ جن کو پھر ہندوستان میں بسایا گیا ہے۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ دونوں ملکوں کے وزراء اعظم کے معاہدہ کی رو سے فروری ۱۹۵۰ء اور مئی ۱۹۵۰ء کے درمیان یو۔پی سے نقل وطن کر کے جانیوالے مہاجرین کو دوبارہ یوپی میں آباد کرنا مقصود تھا معاہدہ کے تحت ایک لاکھ پچیس ہزار اشخاص نے یوپی واپس جانے کے لئے اپنے نام درج کرائے جن میں سے ابھی تک صرف ۵۹۹۳ مہاجر واپس بھیجے گئے

### جنیوا کانفرنس میں ہند چینی کے متعلق سمجھوتہ نہیں ہو سکے گا

واشنگٹن ۸ر اپریل۔ امریکہ کے صدر آئزن ہاور نے اطلاع کیا ہے کہ اس ماہ کے آخر میں جنیوا میں مشرق بعید کے مسائل کے متعلق جو بین الاقوامی کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں ہند چینی کے مسئلہ پر تصفیہ ہونے کی چنداں امید نہیں۔

صدر آئزن ہاور نے کہا "امریکہ ہند چینی کے متعلق تصفیہ کا خواہشمند ہے۔ کیونکہ وہ اسے ہر قیمت پر کمیونسٹوں کی دست برد سے بچانا چاہتا ہے۔ لیکن ہم یہ برداشت نہیں کریں گے کہ اس سلسلے میں محض لفظی گورکھ دھندے کی طرح کے بے معنی معاہدے کئے جائیں۔ امریکہ چاہتا ہے کہ عالمی امن و سلامتی کے لئے کوئی ٹھوس قدم اٹھایا جائے۔ اور ہند چینی کے مسئلہ کا کوئی مستقل حل تلاش کیا جائے"۔

ادھر روس کے سرکاری اخبار "ازوستیا" نے اپیل کی ہے۔ کہ ہند چینی میں لڑائی بند کر دی جائے۔ اور فرانس اور ویت منہ کے درمیان مصالحت کی بات چیت کرائی جائے۔ اخبار نے امید ظاہر کی ہے۔ کہ جنیوا کانفرنس میں ہند چینی کے مسئلے پر کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا

آج ہند چینی میں ویت منہ کے حملے پھر شدت اختیار کر گئے۔ ہنوئی سے ۳۰ میل شمال کی جانب ایک حملہ پسپا کر دیا گیا۔ فرانسیسی افواج کے اعلان کے مطابق فرانسیسی دستوں کی کمک میں اضافہ کر دیا گیا ہے اور محاذ جنگ پر چھاپہ مار دستے اتارے جا رہے ہیں۔

# تمام بڑی طاقتوں کو ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی عائد کرنے میں سرگرم حصہ لینا چاہیئے

## برطانیہ فرانس اور امریکہ کی درخواست پر امریکی اخبارات کا تبصرہ!

واشنگٹن ۸ر اپریل برطانیہ فرانس اور امریکہ نے اقوام متحدہ کے تخفیف اسلحہ کمیشن کا اجلاس جلد طلب کرنے کی جو درخواست کی تھی، امریکہ کے اخبارات نے اس کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور اس درخواست کو "ہائیڈروجن بم" کی ترقی سے پیدا شدہ صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے "ایک منطقی قدم" کا نام دیا ہے۔

واشنگٹن پوسٹ نے اس سلسلہ میں تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

ہائیڈروجن بم کی امکانی تباہ کاریوں نے ہر ملک کے لئے یہ بات ناگزیر بنا دی ہے کہ وہ اپنے موقف کا از سر نو جائزہ لے۔ اور کسی معاہدہ پر پہنچنے کے لئے اپنی کوششوں کو دگنا کر دے۔ ہمیں خوشی ہے کہ امریکہ اور اس کے حلیفوں نے اس بات میں پہل کی ہے۔ یہ مسئلہ انتہائی مشکل ہے۔ لیکن اس کے باوجود شعور انسانی ایٹمی جنگ کو خلاف قانون قرار دلوانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ ایک ایسی جنگ سے جس میں ہائیڈروجن بم استعمال کیا جائے گا۔ اجتناب کرنے کی اہمیت کے پیش نظر ہر بڑی طاقت کو متوقع مباحث میں اس ارادہ کے ساتھ حصہ لینا چاہیئے کہ ایک ٹھوس اور واضح معاہدہ کو ممکن بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ مراعات دی جائیں گی۔ انسانیت بے پناہ دلچسپی کے ساتھ اجلاس کے نتائج کا انتظار کرے گی اور ہر ایک دنیا کی رائے عامہ کی عدالت میں اپنے رویہ سے اپنے موقف کا تعین کرے گا۔

نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے:۔

خوف سے سہمی ہوئی دنیا پر یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ دنیا کو اس وقت جو خطرہ درپیش ہے اس سے اجتناب کرنے کے لئے ہم ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں یہ درخواست ایک منطقی اور ناگزیر قدم کی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن ایک ایسے مسئلے کے فوری حل کی امید رکھنا غلطی ہوگا۔ جو گذشتہ کئی سال سے متنازعہ فیہ چلا آ رہا ہے۔ اسی طرح ہمارے لئے یہ بات بھی زہر قاتل کی حیثیت رکھتی ہے کہ یا تو ہم ہتھیاروں کی ترقی کے کام کو ترک کر دیں یا ایسے "کنٹرول" کو قبول کر لیں۔ جس کا مقصد ہمیں پھانسنا ہو۔

فلاڈلفیا انکوائرر نے لکھا ہے۔

مسئلہ یہ بھی ہے کہ آزاد دنیا کا دفاع کیا جائے اور اسکے اتحاد کو برقرار رکھا جائے۔ یہ مسئلہ کسی ہتھیار کو ممنوع قرار دینے کا مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ خود جنگ کو ممنوع قرار دینا مطلوب ہے۔ یہی موقع ہے کہ اقوام متحدہ میدان میں آئے جو ممالک اسوقت جارحانہ لڑائیوں میں مصروف ہیں اگر وہ جارحیت سے تائب ہو جائیں۔ تو یہ عالمگیر تنظیم جس کو امن برقرار رکھنے کا فرض سونپا گیا ہے۔ اس فرض کو بوجہ احسن پورا کر سکتی ہے۔

### عرب جہاز ران کمپنی قائم کی جائیگی

عمان ۸ر اپریل۔ عرب لیگ کی مواصلاتی کمیٹی تین کروڑ سٹرلنگ سے عرب جہاز ران کمپنی قائم کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ یہ کمپنی تیل کی نقل و حرکت کے لئے ٹینکر اور جہاز خریدے گی۔

### راجہ غضنفر علی خاں بمبئی میں

بمبئی ۸ر اپریل: پاکستان کے ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خاں آج بمبئی پہنچے۔ وہ پاکستان کے اسسٹنٹ ہائی کمشنر کے دفتر کا افتتاح کریں گے۔ اور ۱۲ر اپریل کو دہلی واپس پہنچیں گے۔

### راجہ غضنفر علی کی جانب سے مسٹر فضل الحق کی تجویز کی حمایت

بمبئی ۸ر اپریل۔ ہندوستان میں پاکستانی ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خاں نے آج یہاں اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران مسٹر فضل الحق وزیر اعلیٰ مشرقی بنگال کی اس تجویز کا خیر مقدم کیا کہ مشرقی اور مغربی بنگال کے درمیان آمد و رفت پر سے پابندیاں ہٹالی جائیں۔

آپ نے وزرائے اعظم کی ملاقات کے بارے میں کہا۔ میری خواہش ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے وزرائے اعظم کی ملاقات کولمبو میں ایشیائی وزرائے اعظم کی کانفرنس سے پہلے ہونی چاہیئے۔

### بھارتی وزیر مالیات نے استعفیٰ واپس لے لیا

نئی دہلی ۸ر اپریل۔ بھارت کے وزیر مالیات مسٹر دیش مکھ نے ایک ہفتہ ہوا وزیر اعظم سے اختلافات کی بنا پر اپنا استعفیٰ پیش کر دیا تھا۔ آج انہوں نے اپنا استعفیٰ واپس لے لیا۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے یہ تجویز مان لی ہے کہ مختلف محکموں کے اخراجات اور مالی کنٹرول کا جائزہ لینے کے لئے وزراء کی ایک کمیٹی قائم کی جائے۔ اس سلسلہ میں "چندا رپورٹ" کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔

### پنجاب کے نئے ایڈیشنل کمشنر بحالیات

لاہور ۸ر اپریل۔ میاں غلام قنبیر پی سی ایس ڈپٹی سکرٹری حکومت پنجاب کو چوہدری عبد الحمید خاں پی سی ایس کی جگہ ایڈیشنل کمشنر بحالیات مقرر کیا گیا ہے اور چوہدری عبد الحمید خاں اب سردار غلام حسن خاں افغانی کی بجائے الیکشن کمشنر بحالیات مقرر ہوئے ہیں